از علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمتہ اللہ علیہ
ترتیب ۔ محمد رمضان جانباز السلفی

# خطبہ عید الضحیٰ

## واقعہ ابراھیم علیہ السلام

بعد از خطبہ مسنونہ ۔۔۔۔۔

علامہ صاحب نے آیت کی تلاوت کے بعد تین بار یہ تکبیریں کہنے کے بعد فرمایا حضرات مسلمانوں کے لئے عید الضحیٰ خوشی کا دوسرا بڑا تہوار ہے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر امت کے لئے ہر قوم کے لئے کچھ دن خوشی کے مقرر کئے ہیں اور مسلمانوں کے لئے اللہ نے خوشی کے لئے دو عیدیں مقرر کی ہیں ایک عید فطر ہے اور دوسری عید الضحیٰ ہے ۔

عید فطر اس عید کا نام ہے جو کہ مسلمان ایک مہینہ اللہ کے حکم کے مطابق اللہ کی رضا کے حصول کے لئے روزہ رکھ کر مہینے کے گزرنے کے بعد کھلے میدان میں حاضر ہو کر اللہ کی بارگاہ میں اللہ کا شکرانہ ادا کرتے ہیں ۔اور عید الضحیٰ اس کو کہا جاتا ہے جو حج کے بعد دسویں ذوالحج کو اس بات کی یاد تازہ کرنے کے لیے مسلمان مناتے ہیں کہ اس دن اللہ کے ایک نیک بندے حضرت ابراھیم خلیل علیہ السلام نے اللہ کے حکم پر اللہ کی رضا کے حصول کے لئے اپنے بیٹے کو رب کی راہ میں قربان کرنے کا عزم کیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔۔۔۔۔۔ لوگو کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ قربانی کیا ہے فرمایا یہ تمہارے باپ ابراھیم علیہ السلام کی سنت کو تازہ کرنا ہے ابرہیم خلیل علیہ الصلواۃ والسلام اللہ کے ان برگزیدہ انسانوں میں سے ایک ہیں جنھوں نے اللہ کی رضا کے حصول کے لئے اللہ کے احکام کی تعمیل کرنے کی خاطر اپنا سب کچھ رب کی راہ میں لوٹا دینے کا ارادہ فرمایا تھا خداوند عالم نے اپنے کلام مجید کے اندر جس قدر محبت اور پیار سے ابراھیم خلیل علیہ السلام کا تذکرہ کیا ہے کسی اور

انسان کا کیا نہ کسی اور پیغمبر کا کیا ہے بہت سے انبیاء کا ذکر قرآن کے اندر آیا ہے لیکن ابراہیم کے تذکرے میں ایک خصوصی پیار کی جھلک اور مٹھاس پائی جاتی ہے اس کا سبب کیا ہے خداوند عالم نے اس کا سبب بھی اپنے کلام مجید ہی میں بیان فرمایا ــــــــــ ابراہیم کو یہ مقام بلنداس لئے ملا کہ جس قدر آزمائشیں ابراہیم خلیل علیہ السلام پر ڈالی گئی اتنی آزمائشیں کسی اور نبی اور پیغمبر پر نہیں ڈالی گئیں لیکن ابراہیم وہ جلیل القدر انسان تھا جواتنی لاَ تعداد آزمائشوں اور امتحانوں میں انتہائی کامیابی سے سرخرو ہوا اس کے گھر کوئی اولاد نہ تھی اس نے رب سے بیٹا مانگا ابھی الفاظ اس کی زبان سے جدا نہ ہوئے کہ اللہ نے اسے بیٹے کی خوشخبری عطاء کر دی جب بیٹا عطاء ہوگیا اللہ نے آزمائشوں میں ڈالا کہ میں دیکھوں میرا ابراہیم بڑھاپے میں بچہ پاکر مجھ سے غافل تو نہیں ہوگیا اللہ نے ارشاد کیا اے ابراہیم جس بچے نے تیرے گھر کو رونق بخشی ہے اس کو اپنی گود میں اٹھا اور اسے میں وادی غیر ذی زرع لے جا جہاں دور دور تک پانی ہو نہ سایہ دار درخت اور اسے صحرا کے حوالے کر دے ابراہیم نے اپنے رب کا حکم سنا بسر مو انحراف نہ کیا اللہ بیٹا دیا بھی تونے تھا مانگا بھی تو نے میں تیری بارگاہ میں تیرے حکم کی تعمیل کے لئے حاضر ہوں بیٹا اٹھایا ہاجرہ کوساتھ لیا اور اس میدان کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے جہاں میلوں تک پانی ہو نہ سایہ دار درخت پھر بیت الحرام کے پڑوس میں پہنچے چالیس میل دور تک کوئی پانی کا نام ونشان نہیں ' کوئی سایہ دار درخت نہیں ' سمجھا کہ یہی وہ بستی ہے بغیر باسیوں کے بستی ' بغیر پانی کے بستی ' بغیر درخت کے سبزے کے بستی ' جس بستی میں رب نے مجھے اپنا بیٹا چھوڑنے کا حکم دیا بیٹے کواٹھایا ہاجرہ کی گود میں رکھا خوداونٹنی پرسوار ہوئے اور چل نکلے ہاجرہ حیران و پریشان ماجرا کیا ہوا مجھے توکچھ بھی خبر نہیں آواز دی ــــــــــ خود ہاجرہ کا پوتا خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ہاجرہ کے پوتے ہیں وہ ارشاد فرماتے ہیں میری دادی اماں پھر آواز دی ابراہیم ' ابراہیم نے پلٹ کے دیکھنا بھی گوراہ نہ کیا ' پھر آواز دی ' جواب نہ ملا ' پھر آواز دی ' ہاجرہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے ابراہیم اگر مجھ

سے کوئی غلطی ہوئی ہے اس کی سزا میرے ننھے اسمٰعیل کو کیوں دیتے ہو مجھ کو بتلاؤ پھر بھی ابراہیم نے پلٹ کے دیکھنا گوارہ نہ کیا' اماں ہاجرہ کے دل میں خیال آیا اور اس خیال نے الفاظ کا روپ دھارا' **ا اللہ امرک بھذا؟** فرمانے لگیں ابراہیم نہیں بولتے نہ بولو لپک کر بھاگ کر اپنے بیٹے کو تپتی ہوئی ریت پر لٹا کر ابراہیم کی رکاب کو تھاما کہنے لگیں ابراہیم جواب دینا گوارہ نہیں نہ دو' اتنا بتلا دو اپنی مرضی سے چھوڑ کر جا رہے ہو یا عرش والے کے حکم سے چھوڑ کے جا رہے ہو ابراہیم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے ہاجرہ کی طرف دیکھا فرمایا ہاجرہ اپنے لخت جگر کو اپنی مرضی سے صحرا کے حوالے کون کر کے جاتا ہے **اللہ امرنی بھذا** ۔مجھے رب نے کہا' رب کے حکم سے چھوڑ کر جا رہا ہوں اماں ہاجرہ ۔ اس کا بھی امتحان ہو گیا خلیل علیہ السلام کے بعد جواب دیتی ہیں' ابراہیم پھر آنسوؤں کے ٹپکانے کی ضرورت نہیں ہے جس رب نے بڑھاپے میں بچہ عطاء کیا وہ اس بستی میں میرے بچے کو بچانے کی بھی قدرت رکھتا ہے جاؤ تم پہ کوئی شکوہ نہیں ابراہیم چلے گئے ماں پلٹ کے آئی بچہ بلک رہا تھا اپنی ایڑیاں رگڑ رہا تھا دودھ خشک ہو گیا ۔ پانی کہیں نظر نہیں آتا ۔ ماں نے بچے کو زمین پہ لٹایا اور بھاگتی ہوئی صفاء پہ چڑھی شاید کہیں دور پانی نظر آ جائے کوئی پانی نظر نہ آیا پھر اتری بھاگتی ہوئی اسمٰعیل کے پاس پہنچی کہیں اسے کوئی درندہ ہی نہ اٹھا کے لے جائے پھر بچے کو ایڑھیاں رگڑتے ہوئے دیکھا پھر بھاگتی ہوئی کوہ مروہ پہ پہنچی پھر پانی نظر نہیں آیا پھر پلٹیں سات چکر لگائے اور سرور کائنات نے کہا آخری مرتبہ ماں کا چہرا آسمان کی طرف تھا اللہ تو نے دینا ہی تھا تو اس طرح ماں کے سامنے ایڑھیاں رگڑ کے تو نہ مرتا کوئی ماں تو برداشت نہیں کر سکتی کہ اس کے سامنے اس کا بیٹا پیاس سے تڑپتا ہوا مر جائے اللہ بچپن میں تو نے اس پر بہت امتحان ڈالا اللہ ہم تیرے امتحان پہ راضی لیکن اللہ میں اپنے معصوم کو ایڑھیاں رگڑتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی میں اس کے لئے کہاں سے پانی لاؤں میرے آقا نے ارشاد فرمایا ماں کی چیخ عرش معلے کی طرف پہنچی آسمان کو پھاڑتی ہوئی ۔جبریل امین کو حکم ہوا جاؤ بچے کی ایڑھیوں کے نیچے سے اس چشمے کو جاری کر دو جو قیامت تک جاری رہے

ہاجرہ پلٹیں دیکھا ننھے اسمٰعیل کو ایڑھیوں کو رگڑ نے اس زمین میں شگاف پیدا کر دیا ہے کہ آج سائنس اور ٹیکنالوجی عروج کے زمانے میں بھی زمین میں شگاف پیدا نہیں کیا جا سکا آج تک اس کنوئیں کے علاوہ پوری بستی مکہ میں مشینوں کے ساتھ بھی کنواں نہیں نکالا جا سکا اس چشمے کو جسے ننھے اسمٰعیل کی ایڑھیوں نے پیدا کیا تھا پانی کا فوارہ چھوٹا آقائے کائنات کہتے ہیں میری ماں جلدی سے آگے بڑھی ریت کو لے کر پانی کے گرد بند باندھنے لگیں اور بے اختیار کہا ۔ زم ۔ زم ۔ پانی رک جا رک جا میرے آقا ارشاد فرماتے ہیں اگر میری اماں پانی کے رکنے کا حکم نہ دیتیں سارا عرب سیراب ہو جاتا پانی ختم ہونے میں نہ آتا اسمٰعیل کی ایڑھیوں کی رگڑ سے وہ زم زم کا چشمہ نمودار ہوا جس کے بارے میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس کا پانی پی کر اللہ سے رزق کی دعا مانگے اللہ رزق عطاء کر دیتا ہے علم کی دعا مانگے رب علم عطاء کر دیتا ہے بیماری سے شفاء کی دعا مانگے رب شفاء عطاء کر دیتا ہے وہ چشمہ ابلا چشمے سے لوگ سیراب ہوئے وہ بستی جو غیر ذی زرع تھی وہ آباد ہوئی بچہ پرورش پانے لگا کھیلنے لگا کودنے لگا آسمان کی طرف سے ایک اور حکم ہوا ابراہیم جس بچے کو عرب کا ریگزار ختم نہ کر سکا جا اپنے ہاتھ سے جا کے ختم کرو اللہ نے ملنے کا موقعہ بھی دیا ساتھ حکم بھی عطاء کیا کہ جاؤ اپنی آنکھوں کو اپنے بیٹے کی روشنی سے ٹھنڈا بھی کرو اور ذبح بھی کرو وہ بھی ابراہیم تھا دیکھا اسمٰعیل بیت الحرام کے پڑوس میں کھیل رہا ہے اتنا خوبصورت کہ چشم فلک نے اس سے پہلے اتنا خوبصورت بچہ کبھی نہیں دیکھا تھا ابراہیم کا بیٹا نبی کا بیٹا خود نبی اور خاتم النبیین کا باپ بننے والا اس کے حسن کا کیا عالم ہو گا نگاہ پڑی جذبات میں لغزش نہ آئی آگے بڑھے بیٹے کو بلایا کہا میں تیرا باپ ہوں کہا نور نبوت سے ہی پتہ چل گیا ہے تو خلیل اللہ ہے سینے سے لگایا پھر کہنے لگے ۔ ۔ ۔ ۔ اے بیٹے یہ ملاقات بڑی مختصر ہے کہا بابا کیوں کیا بات ہے کہا ملاقات ہی کے ساتھ رب نے کہا ہے تجھے اپنے ہاتھ سے ذبح کر ڈالوں اور قرآن کے الفاظ 23 واں پارہ عرش والے نے بات نقل کی ابراہیم اور اسمٰعیل کے مکالمے کو قرآن کا حصہ بنا دیا فرمایا باپ کے منہ سے

بات نکلی کہنے لگے اسمٰعیل تیرے ذبح کا حکم ہوا ہے میں تیری رائے پوچھتا ہوں تیرا مشورہ کیا ہے ہائے ہائے ــــ اسمٰعیل بھی ہاجرہ اور ابراہیم کا بیٹا تھا کیا جواب دیا قرآن کے الفاظ ہیں : بابا حکم رب کا اور مجھ سے مشورہ ؟ میں بھی ہاجرہ کا اور تیرا بیٹا ہوں پوچھنے کی ضرورت نہیں چھری ہاتھ میں لو گردن پہ پھیرو میری پیشانی پہ شکن تک نہیں پڑے گی ۔ اور قرآن بتاتا ہے بیٹے کو لے کر ابراہیم نکلا ۔ آگے آگے بیٹا چھری ہاتھ میں تھامے کاٹنے کے لئے پیچھے پیچھے بیٹا کٹنے کے لئے آسمان نے یہ صبر و رضا کا منظر پہلے کبھی نہ دیکھا تھا اور مومنو آج عید کا دن مناتے ہوئے اپنے جانوروں کو ذبح کرتے ہوئے اپنے چشم تصور سے اس منظر کو دیکھو آگے آگے باپ پیچھے بکرا گائے نہیں اپنا اکلوتا بیٹا بڑھاپے کی کمائی گھر کی روشنی کاٹنے کے لئے باپ جا رہا بیٹا کٹنے کے لئے جا رہا ہے شیطان ملا کہاں جا رہے ہو باپ اتنا ظالم اپنے ہاتھ سے تجھ کو ذبح کرے کنکر اٹھایا کہا ملعون دور ہو جا ' باپ اپنی مرضی سے کاٹنے کے لئے نہیں جا رہا بلکہ رب نے ان جگہوں پہ نشان لگا دیئے خاتم النبین آنے والا اس کی امت آنے والی ان نشانیوں کو تازہ کرے گی آگے بڑھے قرآن کے الفاظ باپ کاٹنے کے لئے بیٹا کٹنے کے لئے لٹایا تو پیشانی کے بل پر لٹایا عادت یہ ہوتی ہے جانور کو ذبح کرتے ہوئے اس کو گدی کے بل گردن کے اوپر لٹایا جاتا ہے تاکہ شہ رگ پہ چھری پھیری جا سکے لیکن ابراہیم نے جب اسمٰعیل کو لٹایا پیشانی کے بل لٹایا الٹا ۔ مفسرین نے کہا کہ جب بابا ابراہیم اسمٰعیل کو لٹانے لگے تو اسمٰعیل نے کہا بابا میری ایک خواہش ہے باپ تھرا اٹھا نہ جانے ننھے اسمٰعیل کے منہ سے کیا نکلے فرمایا بیٹے سے کیا کہنا چاہتے ہو کہا باباخواہش ہے کہ ذبح کرتے ہوئے مجھے سیدھا نہ لٹاؤ الٹا لٹاؤ کہا بیٹے وہ کیوں فرمایا بابا تو باپ ہے میں بیٹا ہوں ہو سکتا ہے گردن پہ چھری پھرے میری پیشانی پہ شکن آئے تیرا ہاتھ تھرائے آسمان والا ناراض ہو جائے میں چاہتا ہوں تو چھری پھیرے تیری نگاہ میرے چہرے پہ پڑے ہی نہیں پدرانہ شفقت جوش میں آئے ہی نہیں چھری کی تیزی میں کمی پیدا نہ ہو اللہ کا امتحان پورا ہو جائے میں کٹ جاؤں تو سرخرو ہو جائے ۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسمان

والوں پہ کپکپی طاری ہو گئی ۔ زمین سہمی پڑی تھی ۔ آسمان ساکن تھا بیچارے نے اس سے پیشتر دیکھا نہ تھا یہ جرات کا نظارہ ۔ پدر تھا مطمئن ۔ بیٹے کے چہرے پر بحالی تھی چھری ہر پل میں اسمٰعیل پر اب چلنے ہی والی تھی ۔ مگر دریائے رحمت جوش میں آیا دیکھا باپ کاٹنے کے لئے بیٹا کٹنے کے لئے آسمان والا دیکھ رہا ہے زلزلہ طاری چھری پھیری ہم نے کہا ابراھیم آنکھیں کھولو تو سہی اپنی چھری کے نیچے دیکھو تو سہی کون ہے آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ اسمٰعیل مسکرا رہا ہے اور جنت سے آیا ہوا دنبہ کٹا پڑا ہے ابراھیم تو امتحان میں کامیاب ہو گیا ۔ تجھ کو بدلہ کیا دیا ۔ ہم بدلہ دیتے ہیں ۔ کیا بدلہ ۔ بدلہ یہ دیا جب تک دنیا میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا ایک فرد بھی زندہ رہے گا تیری سنت کو تازہ کرتا رہے گا آج ہم اس سنت کو تازہ کرنے کے لئے اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوئے ہیں نماز سے اپنے دن کا آغاز کیا سجدا ادا کر کے گھروں کو پلٹے اس ارادے کے ساتھ اللہ سنت ابراھیمی کو زندہ کرتے ہوئے اپنے ہاتھ سے اپنے مال کو اپنے جانور کو تیری بارگاہ میں قربان کر رہے ہیں اس ارادے کے ساتھ کہ آج جانور کی قربانی دے رہے ہیں اگر تو نے سوال کیا کبھی وقت آیا اپنی اولاد کی قربانی سے بھی دریغ نہیں کریں گے اپنے آپ کو بھی پیش کر دیں گے ۔ ان ارادوں کے ساتھ جس نے اپنا جانور ذبح کیا اس کی تو قربانی رب کی بارگاہ میں قبول ہے اور جس نے گوشت کو کھانے کے لئے تونگری کو جتانے کے لئے نمود کے لئے نمائش کے لئے ریاکاری کے لئے قربانی دی قرآن والے نے کہا ۔ نہ تمہارے خون رب کو پہنچتے ہیں نہ تمہارے گوشت رب کی بارگاہ میں قبول ہوتے ہیں تو دل کی نیت قبول ہوتی ہے کس نیت سے قربانی دے رہے ہو اپنی نیتوں کو درست کرو اپنی نیتوں کو صحیح کرو اپنے ارادوں کو پختہ کرو اللہ یہ مال تو نے دیا تیری راہ میں لوٹا رہے ہیں اگر وقت آئے ضرورت پڑے اللہ جانوں کی قربانی کعبے کے رب کی قسم ۔ آج انڈونیشیا سے لے کر مراکش تک اور پاکستان سے لے کر قبرص تک کے مسلمان ذلیل ہیں خوار ہیں پریشان ہیں درد مند ہیں بے کس ہیں بے بس ہیں مجبور ہیں مقہور ہیں مظلوم ہیں اس کا سبب صرف یہ ہے کہ مسلمانوں کے اندر

قربانی دینے کا جذبہ باقی نہیں ہے جب ان کے اندر قربانی دینے کے جذبہ تھا مشرق و مغرب ان کے غلام تھے کائنات پہ ان کی حکمرانی تھی آج مسلمان کسی کفر کے ملک پہ حملہ آور نہیں ہوتا کفر کی سرحدوں پہ یلغار نہیں کرتے آج مسلمان حکومتیں اپنی عوام پر یلغار کرتیں اور عوام اپنے حکمرانوں سے ٹکراتے ہیں سبب کیا ہے سبب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک زمانہ آئے گا اسلام کا نام رہ جائے گا مسلمان کوئی نہیں ہو گا۔ قرآن کے حروف رہ جائیں گے ان پر عمل کرنے والا کوئی نہیں ہو گا۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ پھر کیا ہو گا۔ فرمایا قومیں تم پہ اس طرح ٹوٹ پڑیں گیں جس طرح بھوکے کھانے پر پوچھنے والا کوئی بدر کا غازی کوئی حنین کا مجاہد۔ اللہ کے رسول ہم اس وقت اتنے ہی تھوڑے ہوں گے کہ ہم پہ قومیں ٹوٹ پڑیں گی۔ کہا یہ بات نہیں تم بہت زیادہ ہو گے تمہاری مثال پانی کے اوپر نمودار ہونے والے بلبلوں کی ہے جن کی کوئی حیثیت نہیں۔ آج مسلمانوں ہماری حالت یہی ہے اسرائیل دندنا رہا ہے انڈیا دندنا رہا ہے روس افغانستان کے مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیل رہا ہے امریکہ مشرق وسطیٰ میں مسلمانوں کو ذبح کروا رہا ہے اور ہمارے حکمران بد دیانت خائن چور ڈاکو لٹیرے قوم کے مالوں آبروئں عزتوں جانوں کو لوٹ رہے ہین اپنے اقتدار کی کرسیوں کو بچا کر اس کے نیچے مسلمان عوام کو دبا کر عیش و عشرت کی زندگیاں گزار رہے ہین سبب یہ ہے ہمارے ذلیل و خوار ہوئے وہ مسلمان جو میدان جنگ میں کھڑے ہو کر کفار کو للکارا کرتے تھے حکمرانوں کے پیچھے نہیں آگے ہوا کرتے تھے آسمان سے ان کی مدد کے لئے رب کے فرشتے نازل ہوا کرتے تھے اور ملکوں کو چھوڑو یہ ملک پاکستان کیا یہ ضیاء الحق کے باپ کے نام پر بنا تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر بنا تھا اللہ کے نام پر بنا تھا آج اس ملک کو بنے ہوئے انتالیس (39) برس ہو گئے ہیں انتالیسواں یوم آزادی منایا جھوٹ بولتے ہو یوم آزادی نہیں یوم غلامی پہلے انگریز کے غلام تھے اب بدیسی طاقتوں اور امریکہ کے غلام ہو اسلام کیوں نافذ نہیں ہوتا اس لئے نافذ نہیں ہوتا امریکہ پسند نہیں کرتا اس لئے نافذ نہیں ہوتا کہ بڑی طاقتیں۔۔۔۔

۔ اور بد دیانت آٹھ سال تک یہ جنرل حکمران رہا اس کو اسلام کی اب تک توفیق نہیں ہوئی اقتدار سے جدا ہوا ملاؤں کو بے وقوف بنانے کے لئے کہتا ہے شریعت بل کے لئے تحریک چلاؤ ۔ اور جب تو حکمران تھا کیوں نہیں شریعت کو نافذ کیا آج قوم کو فقہ کے چکروں میں ڈال کر ان کے اندر انتشار پیدا کرنا چاہتے ہو سن لو مسلمانو جب تک تمہارے اندر خلیل اللہ کی قربانی کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا تب تک تمہاری قسمت کے دن بدلے نہیں جائیں گے تمہاری قسمت جاگے گی نہیں کعبے کے رب کی قسم ہے مسلمان آج جاگ پڑیں ساری کائنات ان کی غلام بن جائے اور انشاء اللہ مجھے امید ہے آج کے دن قربانی کرتے ہوئے سارے احباب اسی بات کا خیال رکھیں گے کہ اے اللہ آج تیری راہ میں جانوروں کو قربان کر رہے ہیں کل حکم دے گا تیری راہ میں جانیں قربان کرنے کے لئے بھی تیار ہونگے اللہ سے دعا ہے اللہ ہمارے اندر حوصلہ ہمت اور جذبہ عطا فرمائے ۔ آمین ۔ وآخر دعوانا عن الحمد للہ رب العلمین ۔

مرتب محمد رمضان جانباز سلفی

فیصل آباد

ابراہیم

کشمینا

انٹرنیشنل

کشمینا اُون جیسی کوئی اُون نہیں

ابراہیم سپنرز

۶۲۔ شاہ عالم مارکیٹ لاہور

فون :- ۶۶۱۳۵ — ۳۲۴۶۸۲ — ۲۲۴۱۹۰